سوال

(25) پرانی مسجدوں کے پتھروں کو ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک انتہائی قدیم ترین مسجد ہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آنے والے سیلابوں نے بھی اس کی عمارت کو بے حد شکستہ اور ناقابل استعمال بنا دیا ہے اور ممکن ہے کہ اس میں کوئی قبر بھی ہو تو کیا ایسی صورت میں کسی مسلمان کے لیے یہ جائز ہے کہ اس کے پتھروں کو اپنے گھر منتقل کر کے ذاتی ملکیت بنا لے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی مسجد سیلاب یا دیگر اسباب کی وجہ سے خراب ہو جائے تو اہل محلہ کے لیے حکم شریعت یہ ہے کہ اس مسجد کو دوبارہ تعمیر کریں اور اس میں اقامت نماز کا اہتمام کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَن بَنَی لِلّٰہِ مَسجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہُ بَیتًا فِی الجَنَّۃِ) (صحیح ابن خزیمۃ: 2/268، ح: 1291 واصلہ فی الصحیحین انظر صحیح البخاري، ح: 450 وصحیح مسلم، ح: 533)

''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

(أَمَرَ رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بِبِنَاءِ المَسَاجِدِ فِی الدُّورِ وَاَن تُنَظَّفَ وَتُطَیَّبَ) (مسند احمد: 6/279 وسنن ابی داود، الصلاۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور، ح: 455)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے، انہیں صاف ستھرا رکھنے اور خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔''

اس حدیث میں ''دور'' کے لفظ سے مراد قبائل اور محلے وغیرہ ہیں۔ مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کے بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ اگر محلہ میں کوئی اور مسجد ہو جس کی وجہ سے اس کی ضرورت نہ رہی ہو تو پھر اس مسجد کی اینٹیں اور پتھر کسی دوسرے محلہ یا شہر کی ضرورت مند مسجد کے لیے استعمال کیے جائیں۔

مذکورہ مسجد جس شہر میں ہے اس کے حاکم، قاضی امیر یا سردار قبیلہ پر فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے اور اس کے پتھروں کو دیگر ضرورت والی مساجد میں منتقل کر دے یا انہیں بیچ کر ان کی قیمت کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کاموں پر صرف کر دے۔ اہل شہر میں سے کسی کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ حاکم کی اجازت کے بغیر اس مسجد کی کسی چیز کو اپنے ذاتی

استعمال میں لائے اور اگر اس مسجد میں کوئی قبر ہے تو پھر ضروری ہے کہ اس قبر کو یہاں سے ہٹا دیا جائے اور اس میں موجود ہڈیوں کو۔۔۔ اگر وہ موجود ہوں۔۔۔ شہر کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے کیونکہ شرعا یہ جائز نہیں ہے کہ مسجدوں میں قبریں ہوں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ قبروں پر مسجدیں بنائی جائیں کیونکہ یہ شرک کا ذریعہ اور قبروں کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا سبب ہے جیساکہ اصحاب قبور کے بارے میں غلو سے کام لینے کی وجہ سے صدیوں سے اکثر مسلمان ممالک میں ایسا ہو رہا ہے۔ حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قبروں کے اکھاڑ پھینکنے کا حکم دیا تھا جو اس جگہ موجود تھیں، جہاں مسجد

نبوی تعمیر کی گئی۔[1] صحیحین میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُودَ، وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ) (صحیح البخاري' الجنائز' باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور' ح: 1230 و صحیح مسلم' المساجد' باب النھی عن بناء المسجد علی القبور الخ' ح: 529)

''اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت فرمائے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔''

صحیح مسلم میں ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَا تُصَلُّوا اِلَی الْقُبُورِ, وَلَا تَجْلِسُوا عَلَیْھَا) (صحیح مسلم' الجنائز' باب النھی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ' ح: 972)

''قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔''

صحیح مسلم ہی میں جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوا یَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیھِمْ مَسَاجِدَ، فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ، وَاَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ) (صحیح مسلم' المساجد' باب النھی عن بناء المساجد علی القبور الخ' ح: 532)

''تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء وصلحاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے، خبردار تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

صحیحین میں حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک گرجے کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں بنی ہوئی تصویروں کو بھی دیکھا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أُولٰئِکَ إِذَا مَاتَ مِنْھُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوا فِیہِ تِلْکَ الصُّوَرَ، أُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ) (صحیح البخاري' الجنائز' باب بناء المسجد علی المسجد' ح: 428' 1341 و صحیح مسلم' المساجد' باب النھی عن بناء المسجد علی القبور' ح: 528)

''ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے اور اس میں اس طرح کی تصویریں بناتے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں ساری مخلوق میں سے بدترین شمار ہوتے ہیں۔''

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ یُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ یقعد عَلَیْہِ وَأَنْ یُبْنٰی عَلَیْہِ) (صحیح مسلم' الجنائز' باب النھی عن تجصیص القبر الخ' ح: 970)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قبر کو پختہ بنایا جائے، اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت (مقبرہ وغیرہ) بنائی جائے۔''

اور صحیح سند کے ساتھ ترمذی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے :

(وَأَن يُكْتَبَ عَلَيْهَا) (جامع الترمذي' الجنائز' باب ما جاء في كراهية تجصيص القبور' ح :1052)

''آپ نے قبروں پر لکھنے سے بھی منع فرمایا۔''

یہ اور اس مضمون کی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ قبروں پر عمارتیں بنانا، مسجدیں بنانا، ان میں نماز پڑھنا اور قبروں کو پختہ بنانا حرام ہے کیونکہ یہ اصحاب قبور کے ساتھ شرک کے اسباب میں سے ہے۔ اسی طرح قبروں پر غلاف اور چادریں چڑھانا، ان پر لکھنا، ان پر خوشبو لگانا اور عود سلگانا بھی اسی قبیل سے ہے، کیونکہ یہ سب کچھ غلو اور شرک کے اسباب و وسائل میں سے ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ خود بھی ان تمام کاموں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں، خصوصا حکمرانوں کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیے، کیونکہ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں دوسروں سے کہیں بڑھ کر ہیں کیونکہ انہیں ان منکرات کا ازالہ کی زیادہ قوت و طاقت حاصل ہے۔ حکمرانوں کی سستی اور بہت سے اہل علم کی خاموشی ہی کا یہ تیجہ ہے کہ مسلمان ممالک میں ان خرابیوں کی اس قدر کثرت ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرک کی خوب گرم بازاری ہے اور آج مسلمان بھی اسی طرح شرک میں بتلا ہوگئے ہیں جس طرح لات، عزی اور منات کے پجاری، اہل جاہلیت بتلا تھے اور مسلمان بھی آج وہی بات کہتے ہیں جو اہل جاہلیت کہتے تھے جس طرح کہ اللہ تعالی نے قرآن عظیم میں ان کا قول نقل فرمایا ہے (وہ کہا کرتے تھے) :

(هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ) (یونس 10/18)

''یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔''

اور فرمایا : (مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى) (الزمر 39/3)

''ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں۔''

اہل علم نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر قبر مسجد میں بنائی گئی ہو تو اس قبر کو اکھاڑنا اور مسجد سے دور کرنا ضروری ہے اور اگر مسجد بعد میں بنائی گئی ہو تو اس مسجد کو منہدم کر دینا ضروری ہے کیونکہ یہ مسجد ایک امر منکر کا باعث بنی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے۔ اس وجہ سے یہود و نصاری پر لعنت کی اور امت کو ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا :

(أَن لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ) (صحيح مسلم' الجنائز' باب الامر بتسوية القبر' ح :969)

''جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور اونچی قبر دیکھو اسے برابر کر دو۔''

اللہ تعالی ہی سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے حالات کو درست فرمائے، انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائے، قائدین کی اصلاح فرمائے، مسلمانوں کو تقوی کی بنیاد پر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے، شریعت کے مطابق حکومت چلانے کی توفیق سے نوازے اور مخالف شریعت امور سے بچائے۔

---

[1]۔ صحیح بخاري' الصلاة' باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية' حديث :428 و صحیح مسلم' المساجد' باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم' حديث :524

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام : ج 2 صفحہ 36

محدث فتویٰ